روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۵۷ منگل ۳۰- جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۱۶- نبوت ۷۲ ۱۳ھش ۱۶- نومبر ۱۹۹۳ء

اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہو

اپنے دلوں کو ہردم ٹٹولتے رہو اور جیساپان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدی کو دور کرنے کے لئے ہمدردی سے نصیحت کی جائے

لجنہ اماء اللہ پردے کے بارے میں بے احتیاطیوں کی نگرانی کرے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۱۲- نومبر ۱۹۹۳ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(اس خطبہ کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۲- نومبر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ اہم نکتہ بیان فرمایا ہے کہ تربیت میں ڈنڈا نہیں چلتا۔ بدی کو دور کرنے کے لئے اعتراض نہ کیا جائے بلکہ دردمندی سے نصیحت کی جائے۔ اس کا ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پردے کے بارے میں بے احتیاطیوں کی طرف توجہ دلائی اور لجنہ اماء اللہ کو اس کی نگرانی کی طرف متوجہ فرمایا اور فرمایا کہ بے پردگی کی مجالس سے اٹھ کر آجایا کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شوریٰ میں مشورہ دینے کی حکمتوں کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ شوریٰ کے نظام کی برکات سے جماعت احمدیہ کو بے حد فائدے حاصل ہو رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ حسب معمول چار مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست LIVE ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب آپ ذکر اللہ کے موضوع پر خطبات ارشاد فرمائیں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنے فرمایا کہ اگرچہ اس موضوع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے بھی تقاریر فرمائی ہیں۔ مگر میری کوشش ہوگی کہ میں اپنے انداز میں ذکر اللہ کے موضوع پر روشنی ڈالوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں کلام الٰہی میں مضامین کی تکرار نظر آتی ہے میں سمجھانے کی کوشش کروں گا کہ کلام الٰہی کی ہر تکرار میں کوئی نہ کوئی نیا مضمون ضرور بیان ہو رہا ہے اور اللہ کی کسی خاص حکمت کے تحت ان مضامین کو دوہرایا جا رہا ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے میں چند اعلانات کروں گا۔ اب تو یہ بات خطبے کا مستقل حصہ بن گئی ہے کہ مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کا ذکر کر کے ان کو بعض نصائح کی جائیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ، لجنہ اماء اللہ بہار (بھارت) کا اجتماع، اور لجنہ اماء اللہ آندھرا (بھارت) کے اجتماع کا ذکر فرمایا۔

تحریک جدید کے سلسلے میں ایک اعلان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تحریک جدید کے سلسلے میں میں نے اعلان کیا تھا کہ وہ چھوٹے بچے جو اطفال یا ناصرات کی تنظیم میں شامل ہونے کی عمر کو نہیں پہنچے ان کو انصار اللہ کے سپرد کیا جائے۔ اس بارے میں وکیل المال تحریک جدید نے توجہ دلائی ہے اور بالکل درست توجہ دلائی ہے کہ ایسے چھوٹے بچوں کو انصار اللہ کی بجائے لجنہ کے سپرد کیا جائے۔ کیونکہ ایسے چھوٹے بچوں کی تربیت ماں باپ کا فرض ہے ہی۔ گویا ماؤں کا تو فرض ہے۔ اب یہ لجنہ کا بھی اجتماعی فرض بن جائے گا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شوریٰ کے نظام کے بارے میں فرمایا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ امامت کے بعد سب سے اہم نظام شوریٰ کا نظام ہے۔

مشورہ لینے کی حکمت

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ حکم فرمایا ہے کہ مشورہ کیا کرو مگر فیصلہ خود کیا کرو۔ اس میں بھی یہ حکمت ہے کہ انسان کی تمام پہلوؤں پر نظر نہیں ہوتی مشورہ سے کسی بات کے سارے پہلو سامنے آجاتے ہیں۔ کیونکہ عالم الغیب تو خدا کی ذات ہے۔ اس بات کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے مشورہ اس غرض سے لیا جائے کہ خدانخواستہ آپ ﷺ سے کوئی شخص زیادہ روشن خیال ہے۔ کیونکہ جب فیصلہ کا اختیار آنحضرت ﷺ کو ہی دیا گیا ہے تو اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سب سے زیادہ فہم فراست کے حامل آپ ﷺ ہی ہیں اس سے شوریٰ میں مشورہ دینے کی روح واضح ہو جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نظام جماعت میں شوریٰ کا سلسلہ اس طریق سے جاری ہے کہ مشورہ لیا جائے مگر فیصلہ امام جماعت ہی کرے گا۔ اور جب وہ کوئی فیصلہ کرتا ہے تو اللہ کے فضل سے سب فیصلے درست ثابت ہوتے ہیں اور اگر کوئی غلطی

مسلسل صفحہ ۲ پر

ولادت

○ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر فرماتی ہیں کہ مکرمہ راضیہ سید صاحبہ بیگم مکرم ناصر احمد صاحب انجینئر صدر لجنہ ضلع خوشاب کو اللہ تعالیٰ نے ۴- نومبر ۱۹۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام "ثنی احمد" رکھا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم منصور احمد لنگاہ صاحب ولد نذر محمد صاحب (اسیر راہ مولا) کو خدا تعالیٰ نے ۲- نومبر ۱۹۹۳ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "کاشفہ منصور" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمود احمد منیب صاحب مربی زمبیا کی بھتیجی ہے۔

خدا تعالیٰ اس بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم خلیل احمد مبشر صاحب مربی انچارج سیرالیون کے بھانجے مکرم محمد امین بھٹی صاحب فیصل آباد کو مورخہ ۲۳- اگست ۱۹۹۳ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب کی نواسی اور مکرم محمد یوسف صاحب کی پوتی ہے۔

اس کا نام "نایاب امین" رکھا ہے۔

○ محمد اکبر احمد صاحب ابڑو آف لاڑکانہ کو خدا تعالیٰ نے ۴- نومبر بروز جمعرات پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو سابق امیر ضلع لاڑکانہ مکرم علی انور ابڑو صاحب کا پہلا پوتا اور ڈاکٹر مجید اللہ خان صاحب کا نواسہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "کاشف احمد" عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے بچے کی درازی عمر، نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت پیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کا درس دیا گیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص چرب زبانی سے اپنا معاملہ اس طرح پیش کر دے کہ وہ حق کو چھپا دے تو وہ یاد رکھے کہ وہ اپنا حق نہیں حاصل کر رہا بلکہ جہنم کا ٹکڑا اپنے لئے حاصل کر رہا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ ایسا واقعہ عملاً کبھی بھی نہیں ہوا۔ اس بات کا ذکر آنحضرت ﷺ نے اپنے انکسار کے رنگ میں کیا ہے اور مقصد یہ ہے کہ یہ بتایا جائے کہ جب مجھ سے ایسا ہونے کا امکان ہے۔ تو دوسروں سے تو اس کا اور بھی زیادہ امکان ہے۔ اس لئے ایسی باتوں کا خیال رکھا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں یہ بھی بیان فرمایا کہ چاہے ایسا کوئی فیصلہ غلطی سے ہو بھی جائے تب بھی اس پر عمل ضرور ہو گا اور کسی کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ یہ عذر کر کے اس میں چرب زبانی سے غلط فیصلہ ہوا ہو گا' اس فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کرے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے کوئی چھوٹا سا شائبہ بھی اس بات کا کہیں دکھائی نہیں دیا کہ آنحضرت ﷺ کا کوئی فیصلہ کبھی غلط ہوا ہو۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد قائم ہونے والی ساری خلافت راشدہ کے دور کا مطالعہ کیا ہے میں کامل یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہر خلیفہ کا ہر فیصلہ درست تھا۔ مورخ شاید کسی واقعہ کے بارے میں ابہام پیدا کریں لیکن اگر عمیق نظر سے ان فیصلوں کو دیکھا جائے تو ہر خلیفہ کا ہر فیصلہ درست نظر آئے گا۔

امام جماعت کی منظوری کی برکات

حضرت امام جماعت احمدیہ نے جماعت احمدیہ کے نظام میں قائم شدہ مجالس شوریٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا دنیا بھر کی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کی مجالس شوریٰ کے فیصلے اپنے نفاذ کے لئے امام جماعت کی منظوری سے مشروط ہوتے ہیں۔ شوریٰ کے تمام فیصلے آخری فیصلے کے لئے امام جماعت کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مختلف جگہوں کی جماعتیں کئی جگہ ٹھوکر کھاتیں۔ جماعتوں کے فیصلے ذیلی تنظیموں سے ٹکراتے اور کئی جگہ فساد برپا ہونے کی صورت پیدا ہو جاتی۔ لیکن اب ایک ہی جگہ سارے فیصلے آ جانے سے کہیں بھی افتراق کا کوئی شائبہ نظر نہیں آتا۔ یہ ایک بہت ہی خوبصورت نظام ہے اس کی حفاظت کریں اور اس کی قدر کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس نظام کا ڈکٹیٹرشپ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ جب بھی میں نے کسی جگہ کا کوئی فیصلہ مسترد کیا ہے مجھے تو ہمیشہ شکریہ کے ہی خطوط آئے ہیں کہ اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ٹھوکر سے بچا لیا۔ فلاں فلاں پہلو ہماری نظر سے اوجھل رہ گئے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ کلیدی نصیحت فرمائی کہ شوریٰ کے نظام کی اہمیت یہ ہے کہ اس کا تعلق امامت کے نظام سے ہے۔ اگر اس سے ہٹ کر اس سے کوئی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی تو یہ ہلاکت کا موجب بن جائے گی۔

لجنہ بہار (بھارت) اور لجنہ آندھرا بھارت کے اجتماعات کے موقع پر اپنا پیغام دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لجنہ کو جو نصیحت میں کرنا چاہتا ہوں اس کا تبتل سے تعلق ہے تبتل کو اگر گہری نظر سے دیکھیں تو اس کا مطلب ہر بری عادت سے تعلق توڑ کر اللہ کی طرف رجحان پیدا کرنا ہے خواتین کی تربیت کے ضمن میں بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں جن کی طرف بار بار توجہ دلانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض ایسی برائیاں ہوتی ہیں جن کو ایک دفعہ نکالا جاتا ہے مگر انسانی نفس کی کمزوریاں انہیں بار بار واپس بلا لیتی ہیں۔

پردے میں کمزوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس ضمن میں پردے میں کمزوری کی اطلاعات مجھے مل رہی ہیں۔ وہ پردہ جو برقعے سے شروع ہوا تھا وہ چادر میں تبدیل ہوا اور اب وہ چادر سرک کر کندھے پر آ گئی ہے اور کندھے سے بھی سرکتی جا رہی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے جماعت کی پردہ دار خواتین سے پردے کے بارے میں بعض طعنے بھی سننے پڑے ہیں جن میں انہوں نے کہا ہے کہ انگلستان میں جا کر آپ ماڈرن ہو گئے ہیں۔

تربیت میں ڈنڈا نہیں چلتا حضور نے فرمایا یہ بات درست نہیں ہے۔ اس میں میرا قصور کس حد تک ہے میں اس بارے میں یہ کہتا ہوں کہ ذاتی طور پر میں تربیت میں ڈنڈا چلانے کا قائل نہیں۔ ڈنڈا جب بھی چلتا ہے اس سے محض وقتی فائدہ ہوتا ہے مگر اس کا نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ اگر ڈنڈا استعمال نہ کیا جائے تو محنت بہت زیادہ کرنی پڑتی ہے اور دیکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس سے کچھ فائدہ نہیں ہو رہا۔ حضور نے فرمایا یہ دیکھنے والے کی کم نظری ہے۔ ڈنڈے سے دل کی صفائی نہیں ہو سکتی۔ سر خمیدہ ہو سکتے ہیں۔ دل نہیں جھک سکتے۔ صبر اور تحمل سے نصیحت کرنے سے رفتہ رفتہ ایسے اثرات پیدا ہونے لگتے ہیں جو قوم کی سرشت بننے لگتے ہیں۔

مختلف ممالک میں پردے کے مختلف رنگ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پردہ اگر برقعہ نہیں ہے تو وہ کچھ تو ہے نا! جو ہے اس کی حفاظت کریں۔ مختلف ممالک میں پردے کے مختلف رنگ بدلتے ہیں۔ معترض اس پر اعتراض کرتے ہوئے اس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ اپنے ملک میں بھی پردے کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ دیہات میں جب ایک شریف خاتون کھیت میں روٹی لے کر جاتی ہے تو کیا وہ ماڈرن ہو گئی ہوتی ہے جو اپنے چہرے کا صرف اتنا گھونگھٹ نکالتی ہے کہ ٹھوکر نہ کھائے اور چلتے ہوئے اتنی لجاجت چلتی ہے کہ اس کا حسن نہیں بلکہ اس کی حیا زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔ اس میں پردے کی حقیقی روح داخل ہے۔ کلام الٰہی میں حضرت موسیٰ کے واقعہ میں جو لڑکی ان کے پاس آئی اس کا ذکر یوں کیا گیا ہے کہ وہ حیا کے ساتھ لچکتی ہوئی آئی۔ اب ایک لچک وہ ہے جو حسن دکھانے کے لئے ہوتی ہے اور ایک لچک وہ ہے جو حیا کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پس ضروری ہے کہ پردے کی روح کی حفاظت کریں۔ جو برقعوں کو چھوڑتی ہیں وہ اس زینت اور دل کشی کی طرف ضرور قدم بڑھاتی ہیں جس کا غیر مزے اڑا رہے ہیں۔ مکس پارٹیاں ہوتی ہیں اور پھر ایسی بچیاں غیروں سے شادیاں کر کے بھاگتی ہیں تو ان کے والدین زمانے کو کوستے ہوئے میرے پاس آ جاتے ہیں۔ کہ اب کیا کریں ہم بے بس ہیں۔ حالانکہ سب کچھ ان کے بس میں تھا مگر انہوں نے نہیں کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے شادی بیاہ کے مواقع پر بے پردگی کے مظاہر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بارات آتی ہے تو اس میں احمدی بھی اور غیر از جماعت بھی بے پردہ ہوتے ہیں پھر مل جل کر ایک ہال میں دعوت اڑائی جاتی ہے۔ کوئی اعتراض کرتا ہے تو اس سے جھگڑ پڑتے ہیں۔

اعتراض نہ کریں نصیحت کریں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس طرح اعتراض کریں گے تو یہی ہو گا۔ کلام الٰہی میں کہیں برائی کو دیکھ کر اعتراض کرنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ اس کو دور کرنے کا حکم ہے۔ یعنی جو بھی طریق اختیار کیا جائے اگر اس کے نتیجے میں بدی دور ہونے کی بجائے بڑھ جائے تو یہ گویا کلام الٰہی کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔ کلام الٰہی نے نصیحت کا حکم دیا ہے اور نصیحت میں اور اعتراض کرنے میں تو زمین آسمان کا فرق ہے نصیحت اس رنگ میں ہو کہ دوسروں کے سامنے اس کی سبکی نہ ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض لوگ جماعت میں نیکی کے نام پر اپنی ذات کو کریڈٹ دیتے ہیں کہ ہم ناصح ہیں ہمیں یہ باتیں پسند نہیں ہیں۔ اس انداز سے ان کی انا کو خراج تحسین مل جاتا ہے مگر جن کو یہ بات کہی جاتی ہے ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

حضور ایدہ اللہ نے شادیوں کے مواقع پر لڑکیوں میں ناچ کرنے' بلکہ دولہا کے دلہن کے ساتھ مل کر ناچ کرنے کے واقعات کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اگرچہ یہ واقعات بہت شاذ کے طور پر ہیں لیکن اس سے بعض نہایت خطرناک دروازے کھولے جا رہے ہیں ایسے کہ اس کے نتیجے میں آئندہ آنے والی نسلیں ان پر لعنتیں بھیجیں گی۔ یہ کوئی بہانہ نہیں ہے کہ چونکہ سب اپنے ہی تھے اس لئے یہ کیا گیا۔ دراصل یہ اس بات کی مظہر ہے کہ دلوں میں غیر اللہ کا رعب آ گیا ہے کہ غیر سوسائٹیوں میں جو دیکھتے ہیں دل بے اختیار چاہتا ہے کہ اس پر عمل کریں۔

حضور نے فرمایا کہ بعض دفعہ شادی میں مردوں کو تو الگ کر دیا گیا لیکن اس کے بعد ہوٹل کے بیروں کو کہا گیا کہ اب وہ آ کر کھانا لگا دیں۔ حضور نے فرمایا گھر کے ملازموں سے پردے میں جو رعایت دی گئی ہے اس سے مراد تو ایسے ملازم ہیں جو سالہا سال سے گھروں میں پل رہے ہوتے ہیں اور جن سے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

نورِ مہرومہ ز فیضِ نورِ اوست
ہر ظہورے تابعِ منشورِ اوست

چاند اور سورج کی روشنی اسی کے نور کا فیضان ہے ہر چیز کا ظہور اسی کے شاہی فرمان کے ماتحت ہوتا ہے

ہر سرے سرّے زِخلوت گاہِ او
ہر قدم جوید درِ باجاہِ او

ہر سراس کے اسرار خانہ کا ایک بھید ہے اور ہر قدم اسی کا باعظمت دروازہ تلاش کرتا ہے

مطلبِ ہر دل جمالِ روئے اوست
گمرہے گر ہست بہرِ کوئے اوست

اسی کے منہ کا جمال ہر ایک دل کا مقصود ہے اور کوئی گمراہ بھی ہے تو وہ بھی اسی کے کوچہ کی تلاش میں ہے

مہر و ماہ و انجم و خاک آفرید
صد ہزاراں کرد صنعتہا پدید

اس نے چاند سورج ستارے اور زمین کو پیدا کیا اور لاکھوں صنعتیں ظاہر کر دیں

ایں ہمہ صنعش کتابِ کارِ اوست
بے نہایت اندریں اسرارِ اوست

اس کی یہ تمام صناعیاں اس کی کاریگری کا دفتر ہیں اور ان میں اس کے بے انتہا اسرار ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جس طرح ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہے وہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف اس طرح متوجہ کر دیتا ہے۔ کہ اس کے دل میں اس کی محبت موجزن ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس کی اطاعت کے بغیر اپنی زندگی کو بیکار سمجھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز کا حق پہچاننے کے لئے اس کی صفات اور اس کے کام سامنے آنے چاہئیں اگر اللہ تعالیٰ کی صفات کا انسان کو علم نہ ہو اور اس سے کہا جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرے تو یقیناً یہ بات اس کے لئے آسان نہیں ہو سکتی لیکن اگر اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی صفات سے آگاہ کر دیا جائے۔ اور اس آگاہی کے بعد وہ ان صفات کا ظہور بھی اپنی ذات میں اور اپنے ماحول میں دیکھنا شروع کر دے تو وہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی سے محبت کرنے لگے گا اور باقی تمام چیزیں چاہے وہ اس کے کتنی ہی قریب کیوں نہ ہوں اس کے لئے ثانوی حیثیت اختیار کر جائیں گی جو اس وقت اس سے دوری کے مترادف ہیں وہ بھی گویا اسے ہی تلاش کر رہے ہیں۔

حضور نے سورج چاند ستاروں اور زمین کی مٹی اور دیگر بے شمار چیزوں کا استعارۃً ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ کی صفات کو واضح طور پر انسان کے سامنے رکھا ہے۔ اور مقصد یہ ہے کہ ان صفات اور ظہور صفات کو جانتے ہوئے خدا تعالیٰ سے محبت پیدا ہو۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام باتوں کی سمجھ عطا فرمائے اور ہمارے دل میں بے ساختہ طور پر اس کی محبت کے شگوفے پھوٹنے لگیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

صاحبزادی امتہ الشکور

سیرت حضرت اماں جان

حضرت اماں جان کو قادیان سے بہت محبت تھی جب پاکستان بننے کے بعد امام جماعت الثانی مستقل طور پر ربوہ تشریف لے آئے تو ساتھ محترمہ آپا آمنہ صاحبہ (بیگم چوہدری عبداللہ خان صاحب) بھی اماں جان کے ساتھ تھیں وہ کہتی ہیں کہ جس مکان میں ہم نے کھانا کھایا حضرت اماں جان اس کے برآمدے میں تشریف رکھتی تھیں میں جاکر پاس بیٹھ گئی باتوں باتوں میں کچھ ایسا فقرہ میں نے کہا جس کا مطلب تھا۔

"ربوہ قادیان جیسا لگتا ہے یہ قادیان کا غم دور کردے گا"

حضرت اماں جان میرے پاس لیٹی ہوئی تھیں جوش میں اٹھ کر بیٹھ گئیں میرے کندھے کو ذرا جھٹک کر رنج سے بولیں:

"تم اس جگہ کو بھول جاؤ گی جہاں (حضور) دفن ہیں"

ایک بار حضرت اماں جان مکرم عبداللہ صاحب کے گھر نیلا گنبد لاہور تشریف لے گئیں ان کے گھر والوں نے آپ سے کہا کہ یہ گھر بہت تنگ ہے آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر مکان عطا کرے' یہ سن کر حضرت اماں جان نے فرمایا:

"نہیں یہ مکان تمہارے لئے بڑا برکت والا ہے کیونکہ یہاں (حضور) تشریف لا چکے ہیں اس مکان کو نہ چھوڑنا"

گویا آپ کو وہ مکان جن میں کبھی حضور تشریف لے گئے تھے وہ راہیں جن پر آپ کے قدم مبارک پڑے تھے ان سب سے محبت تھی اور آپ انہیں برکتوں والا خیال کرتیں۔ حضرت اماں جان کی ہر بات ہر کام یہ ظاہر کرتا تھا کہ آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے کتنی محبت اور عقیدت تھی۔ آپ کے رفقاء اور سچے پیار کرنے والے خادموں اور ان کی اولاد سے بھی محبت رکھتی تھیں اور ان کی معمولی معمولی باتوں کا بھی خیال رکھتیں جیسے ایک ماں اپنے بچوں کا رکھتی ہے۔

یہاں ہم آپ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا سنایا ہوا ایک واقعہ بتاتے ہیں جس سے حضرت اماں جان کے ایمان کی مضبوطی کا پتہ چلتا ہے جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خدا سے علم پاکر محمدی بیگم والی خبر بیان کی تو حضور نے دیکھا کہ حضرت اماں جان علیحدگی میں عبادت کے بعد رو رو کر دعا کر رہی ہیں۔ بعد میں آپ نے پوچھا کہ "کیا دعا کر رہی تھیں؟" حضرت اماں جان نے جواب میں بتایا کہ میں یہ کہہ رہی تھی "خدایا تو اس (خدائی خبر) کو اپنے فضل اور قدرت سے پورا فرما" آپ نے فرمایا کہ "تم یہ دعا کر رہی تھیں اور تم جانتی ہو کہ اس کے نتیجے میں تم پر سوکن آنی ہے حضرت اماں جان نے بے ساختہ فرمایا" خواہ کچھ ہو مجھے اپنی تکلیف کی پرواہ نہیں۔ میری اسی میں خوشی ہے کہ خدا کی بات اور آپ کی (بات) پوری ہو"

سوتیلے رشتہ داروں سے سلوک

جب آپ شادی کے بعد قادیان آئیں تو وہاں سب رشتہ داروں کو حضور کے خلاف دیکھا یہاں تک کہ جو چند خادم تھے ان کے خلاف بھی گھر والوں نے بائیکاٹ کیا ہوا تھا حضور کا تعلق اپنی پہلی بیوی سے ان کے سلوک کی وجہ سے نہ ہونے کے برابر تھا اور آپ کوئی بیس سال سے علیحدہ زندگی گزار رہے تھے گھر کی رشتہ دار عورتوں کا یہ حال تھا کہ وہ یہ بھی پسند نہ کرتیں کہ کوئی حضرت صاحب کو کھانے کی چیز ہی تحفہ کے طور پر بھیج دے اور نہ ہی خود کھانے پینے کا خیال رکھتیں ان حالات میں حضرت اماں جان کا بیاہ کر آنا اور برا لگا' لیکن اماں جان نے سب کچھ بھلا کر سب سے اچھا سلوک کیا اور حضور سے اجازت لے کر آپ کی پہلی بیوی بچوں اور بھاوج وغیرہ سے ملنا شروع کر دیا۔ آپ سب کا بہت خیال رکھتیں اور ضرورت کے وقت ان کے کام آتیں اور ہر طرح سے مدد فرماتیں۔

حضرت اماں جان نے خود یہ واقعہ بتایا کہ ایک دفعہ حضرت مرزا سلطان احمد کی والدہ بیمار ہوئیں تو وہ انہیں پوچھنے گئیں۔ واپس آکر حضرت صاحب سے ذکر کیا کہ انہیں یہ تکلیف ہے۔ پہلے آپ خاموش رہے پھر دوسری مرتبہ کہنے پر فرمایا "میں تمہیں دو گولیاں دیتا ہوں یہ دے آؤ مگر اپنی طرف سے دینا۔ میرا نام درمیان میں نہ آئے" حضرت اماں جان فرماتی تھیں کہ "اور بھی کئی دفعہ حضور نے اشاروں میں مجھ سے کہا کہ میں ایسے طریق پر کہ حضرت صاحب کا نام نہ آئے اپنی طرف سے مدد کر دیا کروں سو میں کر دیا کرتی تھی۔"

ہزاروں کہانیاں آپ نے سنی ہوں گی

باقی ص ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ کے آئینہ میں

فرمایا:-

اب سے تقریباً ۴۵۰۰ سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کو حکم ہوا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو خدا تعالیٰ کی راہ میں ذبح کر ڈالے- یہ رویاء اپنے اندر دو حکمتیں رکھتی تھی- ایک حکمت تو یہ تھی کہ اس وقت سے پہلے انسانی قربانی کو جائز سمجھا جاتا تھا- اور خصوصیت کے ساتھ لوگ اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے یا اپنے بتوں کو خوش کرنے کے لئے قربان کر دیا کرتے تھے- اللہ تعالیٰ کی مشیت نے فیصلہ کیا کہ اب بنی نوع انسان کو اس مہیب اور بھیانک فعل سے باز رکھنا چاہئے- کیونکہ انسانی دماغ اب اتنی ترقی کر چکا ہے کہ وہ حقیقت اور مجاز میں فرق کرنے کا اہل ہو گیا ہے-

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کو جس کا نام ابراہیمؑ تھا- یہ رویاء دکھائی- اس رویاء میں جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک حکمت یہ تھی کہ آئندہ انسانی قربانی کو روک دیا جائے- اور دوسری حکمت یہ تھی کہ خدا تعالیٰ انسان سے حقیقی قربانی کا مطالبہ کرنا چاہتا تھا- جو مطالبہ اس سے پہلے انسان سے نہیں ہوا تھا- بہرحال جب سے انسان اس قابل ہوا کہ اس پر الہام نازل ہو کسی نہ کسی صورت میں لوگ خدا تعالیٰ کی عبادت کیا ہی کرتے تھے- لیکن ابھی ایسا زمانہ انسان پر نہیں آیا تھا کہ کچھ لوگ اپنی زندگیوں کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دیں- نماز تو لوگ پڑھتے تھے روزہ بھی رکھتے تھے- ذکر الٰہی بھی لوگ کرتے تھے- کیونکہ ان چیزوں کے بغیر روحانیت زندہ نہیں رہ سکتی- حضرت آدمؑ ایک روحانی انسان تھا تو نوحؑ اور آدمؑ اور ان کے متبع یقیناً نماز بھی پڑھتے تھے ذکر الٰہی بھی کرتے تھے- اور روزہ بھی رکھتے تھے- کیونکہ روح بغیر ان چیزوں کے جلاء نہیں پاتی اور روح کے جلاء پائے بغیر خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کا وصال حاصل نہیں ہو سکتا- مگر اس قربانی اور ان قربانیوں میں کیا فرق تھا فرق یہ تھا کہ ہر شخص اپنے اپنے طور پر نمازیں ادا کرتا تھا- اور کوئی ایسا شخص بھی ہوتا تھا جس کو خدا تعالیٰ چن لیتا تھا اور اسے مقرر کرتا تھا کہ تم اپنی زندگی میں میری طرف سے مامور کی حیثیت رکھتے ہو تم بنی نوع انسان کو مخاطب کرو اور انہیں میری طرف لانے کی کوشش کرو یہ لوگ انبیاء علیہ السلام ہوتے تھے مگر ان کے علاوہ کوئی ایسے گروہ نہیں ہوتے تھے جو اپنی زندگیوں کو کسی مخصوص مقام سے وابستہ کر دیں اور دن اور رات ذکر الٰہی کے شغل کو جاری رکھیں-

اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ جہاں وہ اس غیر حقیقی قربانی کو منسوخ کر دے جو چھری کے ذریعے سے بیٹوں کو قتل کر کے ادا کی جاتی تھی- وہاں وہ اس حقیقی قربانی کی بناء ڈال دے کہ دنیا کو چھوڑ کر انسان اپنی زندگی محض خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دیا کرے- چھری انسانی زندگی کو ایک منٹ میں ختم کر دیتی ہے بالکل ممکن ہے کہ جنہوں نے اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے دی اور چھریوں اور نیزوں سے اپنے آپ کو قربان کروا دیا اگر وہ ایک سال اور زندہ رہتے تو مرتد ہو جاتے- ایک سال اور زندہ رہتے تو ان کے ایمان کمزور ہو جاتے- ایک سال اور زندہ رہتے تو ان کے اندر عبادت کے لئے وہ جوش و خروش باقی نہ رہتا جو اس وقت انہوں نے دکھایا تھا-

پس چھری کے ساتھ انہوں نے اپنے مشتبہ انجام کو چھپایا ہے- حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اپنی مرضی سے اپنی زندگی کو قربان کرتا ہے یا جو شخص اپنی مرضی سے اپنی اولاد کو قربان کرتا ہے وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ ڈرتا ہے کہ وہ اور اس کی اولاد لمبے امتحانوں میں سے گزرتے ہوئے ناکام نہ رہ جائے- اور وہ اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لئے ہی اپنی زندگی یا اپنی اولاد کی زندگی کو ختم کر دیتا ہے- مگر جو شخص ساری عمر قربان ہوتا رہتا ہے موت کے ذریعہ نہیں بلکہ ترک منہیات سے- ذکر الٰہی کی پابندی اختیار کرنے سے- تبلیغ اسلام کو اختیار کرنے سے بنی نوع انسان کی تربیت کی ذمہ داری لینے سے- وہ دلیرانہ اس سمندر میں کودتا ہے وہ اپنا خاتمہ موت سے نہیں کرتا بلکہ وہ اپنا ایمان اپنی زندگی سے ثابت کر دیتا ہے- مرنے والے کے متعلق کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اگر وہ زندہ رہتا تو ایمان دار رہتا مگر جس نے زندہ رہ کر اپنے ایمان کو ثابت کر دیا- اور جس نے موت تک اپنے ایمان کو سلامت لے جا کر عملی طور پر اس کے سچا ہونے کا ثبوت دے دیا اس کے متعلق دشمن سے دشمن کو بھی اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اس نے اپنے عہد کو سچا ثابت کر دیا- میں نے کہا کہ جو شخص اپنی مرضی سے اپنی زندگی کو ختم کرتا ہے- جس کے معنے یہ ہیں کہ میں نے ان لوگوں کو مستثنیٰ کر دیا ہے جو اپنی مرضی سے اپنی زندگی ختم نہیں کرتے- بلکہ خدا تعالیٰ کی مشیت سے ان کی زندگی ختم ہو جاتی ہے- یہ وہ لوگ ہیں جن کو شہداء کہتے ہیں-

پس جو دلیل میں نے تلوار یا نیزہ سے اپنے آپ کو ختم کرنے والوں کے خلاف دی ہے وہ شہداء کے خلاف نہیں پڑتی اس لئے کہ شہداء نے خود اپنے آپ کو مار کر زندگی کی جدوجہد سے آزاد ہونے کی کوشش نہیں کی بلکہ خدا تعالیٰ کی مشیت نے ان کے زندہ رہنے کی خواہش کے باوجود یہ چاہا کہ ان کی مادی زندگی کے دور کو ختم کر دے اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ان دونوں باتوں میں بہت بڑا فرق ہے-

پس جو دلیل میں نے اپنی زندگی ختم کرنے والوں کے خلاف دی ہے وہ شہدا کے خلاف نہیں پڑتی- اس لئے کہ وہ خود نہیں مرتے بلکہ ان کو دشمن مارتا ہے ورنہ وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ دشمن کو مار کر اپنے ایمانوں کو اور بھی قوی کریں اس امر کا ثبوت کہ وہ اپنی زندگی ختم کر کے میدان جدوجہد سے بھاگنا نہیں چاہتے ایک حدیث سے بھی ملتا ہے- حضرت عبداللہؓ جو رسول کریم ﷺ کے ایک نہایت مقرب صحابیؓ تھے- جب شہید ہو گئے تو ان کے بیٹے حضرت جابرؓ رسول کریم ﷺ نے نہایت افسردہ حالت میں سر جھکائے دیکھا- آپؐ نے جابرؓ سے فرمایا جابر تمہیں اپنے باپ کی موت کا صدمہ معلوم ہوتا ہے- اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ- باپ بھی بہت نیک تھا جس کی وفات کا طبعی طور پر مجھے سخت صدمہ ہے مگر میری افسردگی کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارا خاندان بہت بڑا ہے اور اب اس کا تمام بار میرے کمزور کندھوں پر آ پڑا ہے- رسول کریم ﷺ نے فرمایا جابر! اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ تمہارے باپ کا کیا حال ہوا تو تم کبھی افسردہ نہ ہوتے- بلکہ خوش ہوتے- پھر آپ نے فرمایا جابرؓ جب عبداللہؓ شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں سے کہا کہ عبداللہؓ کی روح کو میرے سامنے لاؤ- جب عبداللہؓ کی روح اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ سے فرمایا کہ عبداللہؓ ہم تمہارے کارنامے پر اسلام کے لئے جو تم نے قربانی پیش کی ہے- اس پر اتنے خوش ہوئے ہیں جو کچھ تم مانگنا چاہتے ہو مانگو- ہم تمہاری ہر خواہش کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں- اس پر عبداللہؓ نے یہ نہیں کہا کہ الٰہی جنت کے فلاں مقام پر مجھے رکھا جائے- اس پر عبداللہؓ نے یہ نہیں کہا الٰہی مجھے ایسی ایسی حوریں دے- عبداللہؓ نے یہ نہیں کہا کہ الٰہی مجھے جنت کے غلمان خدمت کے لئے دے- عبداللہؓ نے یہ نہیں کہا کہ الٰہی مجھے ایسے ایسے باغات مل جائیں بلکہ عبداللہؓ نے اگر کہا تو یہ کہا کہ اے میرے رب اگر تو کچھ دینا چاہتا ہے تو میری خواہش یہ ہے کہ تو مجھے پھر زندہ کر دے تا کہ میں پھر تیرے دین کی خدمت کرتا ہوا مارا جاؤں-

بقیہ : ص ۵

کیا- پانچ بیٹے و تین بیٹیاں بقید حیات و صاحب اولاد ہیں مکرم داؤد احمد اسلم ریٹائرڈ اسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ نیشنل بنک کراچی ہیں- الیاس احمد اسلم بھی A.V.P لاہور ہیں شعیب احمد اسلم حیدر آباد جنرل انشورنس کمپنی کے برانچ مینیجر ہیں- چھوٹے بیٹے کلیم احمد اسلم و خلیل احمد اسلم ۱۶-۱۷ سال سے جرمنی میں مقیم ہیں- آپ کے بڑے داماد بابو صدیق صاحب سٹیشن ماسٹر ریٹائرڈ پانچ ماہ قبل وفات پا گئے تھے- منجھلی بیٹی خاکسار کی اہلیہ ہیں- آپ چھ ماہ سے ہمارے پاس ہی رہائش پذیر تھیں- تیسرے داماد ماسٹر نصیر احمد گورنمنٹ ٹیچر بھی دار الرحمت وسطی میں رہائش رکھتے ہیں- آپ بہت خوبیوں کی مالک تھیں باپ کی نیک بخت بیٹی' وفا شعار بیوی' شفیق ماں نیز نیک و رحمدل ساس کے روپ میں فرشتہ سیرت خاتون تھیں-

آپ کی بلندی درجات کے لئے احباب کرام سے درخواست دعا ہے-

بقیہ : ص ۳

جن میں سوکنوں کے آپس کے جھگڑے اور سوتیلی ماؤں کے خوفناک سلوک کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن حضرت اماں جان چونکہ عام عورتوں سے مختلف تھیں ایک تو خود بھی نیک اور متقی تھیں اور بلند حوصلہ رکھتی تھیں دوسرے حضور کی صحبت اور تربیت کا اثر کہ آپ نے باوجود دشمنوں کے حضرت صاحب کے رشتہ داروں اور اپنے سوتیلے بچوں اور سوکن سے ہمیشہ اچھا سلوک کیا- (مسنی)

○ ہر احمدی بہرحال اس بات سے اپنی دعوت الی اللہ کا آغاز کر دے کہ فوری طور پر نہایت سنجیدگی سے دعا کرے اور روزانہ پانچوں وقت اس کو اپنے اوپر لازم کرے وہ خدا سے یہ التجاء کرے کہ اے خدا ہمیں یہ توفیق عطا فرما کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں اور تیری نظر میں داعی الی اللہ بننے کا جو حق ہے اس کو ادا کرنے لگ جائیں-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظہور احمد

کشمیر کی کہانی

ریاست کشمیر کی تحریک آزادی کے دوران ریاستی حکام نے ایک مرحلے پر نمائندگان جموں و کشمیر میں فرقہ وارانہ سوال اٹھا کر' پھوٹ ڈلوانے کی کوشش کی۔ اس سازش کے ازالے کے لئے سری نگر میں دسمبر ١٩٣١ء میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

(اوارہ)

نمائندہ جلسہ اس جلسہ میں جو کشمیر کے مشہور مذہبی لیڈر میر واعظ مولانا احمد اللہ ہمدانی کی صدارت میں ہوا۔ خواجہ غلام نبی گلکار۔ مرزا محمد افضل بیگ۔ مفتی ضیاء الدین ضیاء۔ مسٹر محمد یوسف۔ مفتی جلال الدین ایم اے۔ پیر مقبول شاہ۔ پیر محی الدین۔ خواجہ محی الدین کرہ مسٹر غلام مرتضیٰ ایم ایس سی۔ مسٹر ثناء اللہ اور مسٹر محمد امین سب کے سب قابل ذکر لوگوں نے اس میں شمولیت کی۔ اور تین نمائندگان یعنی سید حسین شاہ جلالی۔ خواجہ غلام احمد عشائی ایم۔ اے اور چوہدری غلام عباس نے جو شامل اجلاس نہ ہو سکے۔ خطوط کے ذریعہ شمولیت کی۔ ان کے خطوط جلسہ میں پڑھ کر سنادیئے گئے۔

شیخ محمد عبداللہ کی پر سوز تقریر شیخ محمد عبداللہ نے بہت ہی پر درد لہجہ میں کہا:۔

"---- موجودہ حالات کی نزاکت کو سمجھیں اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے قومی مفاد کو نقصان پہنچے حکومت ہمارے اندر پھوٹ ڈالنا چاہتی ہے اور چند لیڈر حکومت کے دام فریب میں آکر ہمارے اتحاد و اتفاق کے شیرازہ کو بکھیر کر اپنی ذاتی اغراض کو پورا کرنا چاہتے ہیں اور سنی شیعہ اہل حدیث اور احمدی وغیرہ کا سوال اٹھا رہے ہیں آپ مجھے اس معاملہ میں اپنے فیصلہ سے آگاہ کریں۔ میں اسی پر عمل کروں گا"

سب طرف سے آوازیں آئیں کہ ہم ایسے لوگوں سے بیزار اور آپ کے ساتھ ہیں۔

سید حسین شاہ جلالی کا مکتوب سید حسین شاہ جلالی نے اپنے خط میں جو جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا۔ لکھا:۔

"---- یہ ایک افسوس ناک معاملہ ہے کہ اہل دین کے درمیان اس وقت فرقہ وارانہ سوال پیدا کیا جا رہا ہے جب انتخاب نمائندگان ہوا تھا تو ہم تمام نمائندگان نے اسے اپنا اصول بنا رکھا تھا بلکہ ایک قسم کا حلف لیا تھا کہ فرقہ وارانہ سوال کو کبھی نہیں اٹھانا چاہئے اور تمام فرقوں کو خواہ وہ سنی ہوں یا شیعہ اہل حدیث ہوں یا احمدی مقلد ہوں یا غیر مقلد متحد اور متفق ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک عمل کرنا چاہئے ----"

خواجہ غلام احمد عشائی نے لکھا تھا

"---- مجھے افسوس ہے کہ تفرقہ پیدا کیا گیا ہے۔ میں خود مرزائی نہیں اور نہ اہل حدیث. مگر اس جدوجہد میں ہم فرقہ داری سے بالا ہو کر تمام اہل کشمیر خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں متفق ہو کر کامیابی کی امید رکھتے تھے ----"

چوہدری غلام عباس کا خط چوہدری غلام عباس کا جو خط پڑھ کر سنایا گیا اس میں انہوں نے لکھا تھا:

"مجھے یہ دیکھ کر کہ اہل کشمیر کے درمیان تفرقہ پردازی کی وسیع خلیج حائل ہو گئی ہے از حد اور دلی صدمہ ہوا ہے اس وقت ہم پر دور ابتلاء و مصیبت ہے اور رہبران قوم کی ذرا سی لغزش بھی تباہی کا حکم رکھے گی ------"

اسی طرح لکھا:

"---- موجودہ سوال قوم کا من الحیث القوم سوال ہے اور نہ حکومت نے گولی چلاتے ---- گرفتاریاں عمل میں لاتے اور تشدد کرتے وقت ہی فرقہ وارانہ تمیز سے کام لیا ہے ----"

نمائندگان کو مخاطب کر کے کہا:۔

"---- خدارا موقع کی نزاکت اور اہمیت کو سمجھ لیجئے اور قوم کو افتراق سے بچایئے اور ایسی راہ اختیار کیجئے۔ جس سے اہل ریاست کی مشکلات حل ہوں اور آئندہ مظالم کا سد باب ہو ----"

گلینسی رپورٹ اور صدر کشمیر کمیٹی

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے اب ایسا مقام پیدا کر لیا تھا۔ کہ ریاست حکومت ہند اور حکومت برطانیہ سب اس کی آواز پر کان دھرنے پر مجبور تھے۔ گلینسی کمیشن کے متعلق پہلے لکھا جا چکا ہے۔ کمیٹی اور اس کے قابل احترام صدر کی طرف سے اس پر جو تبصرے ہوئے ان کے دو اقتباس یہاں درج کیے جاتے ہیں:

"مسٹر گلینسی کی زیر صدارت جو کمیٹی (مجلس آئین ساز کے متعلق) مقرر کی گئی ہے اور اس میں جن لوگوں کو مسلمانوں کے نمائندے قرار دیا گیا ہے ان کی قابلیت اور سیاسی امور کے متعلق واقفیت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مسلمانوں کی تکالیف کی پوری طرح تحقیقات کا انتظام کیا گیا ہے جس کے خلاف مسلمان پر زور صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں۔"

کمیشن کی اصل رپورٹ شائع ہونے پر لکھا:

"---- گویہ رپورٹ میری خواہشات کو کلی طور پر پورا کرنے والی نہیں لیکن پھر بھی اس میں کافی مواد ایسا موجود ہے جس پر مسلمانوں کو بھی خوش ہونا چاہئے اور مہاراجہ کو بھی۔ کیونکہ انہوں نے اپنی رعایا کے حقوق کی طرف توجہ کر کے اپنی نیک نفسی کا ثبوت دیا ہے اس رپورٹ کے لکھنے پر مسٹر گلینسی بھی خاص مبارک باد کے مستحق ہیں اور ان کے ساتھ کام کرنے والے نمائندے بھی کہ انہوں نے رعایا کے حقوق ادا کرنے کی سفارشات کی ہیں خواہ وہ مسلمانوں کے مرض کا پورا علاج نہ بھی ہوں ------"

گلینسی رپورٹ کے متعلق کہا "------ میں امید کرتا ہوں کہ دوسری گلینسی رپورٹ ایک نیا دروازہ سیاسی میدان کا مسلمانوں کے لئے کھول دے گی۔ اور وہ بھی یقیناً مسلمانوں کی پورے طور پر دادرسی کرنے والی نہ ہوگی لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ بھی ان کی زندگی کے نقطہ نگاہ کو بدلنے والی اور آئندہ منزل کی طرف ایک صحیح قدم۔ ہاں مگر ایک چھوٹا قدم ہوگی ------"

اللہ والوں کی کوششیں ایم فیض احمد گو خاموش طبع تھے اور مذہبی مشاغل میں ہی مصروف رہتے تھے لیکن اس بزرگ نے سیاسی میدان میں بھی کام کیا ہے آنحضرت ﷺ روحانیت کے شہنشاہ ہونے کے علاوہ سیاست کے بھی تاجدار تھے آپ ﷺ کا یہ دستور تھا کہ جنگوں میں اور سیاسی مہمات میں رازداری اور اخفاء سے کام لیتے تھے۔ ایم فیض احمد کے کام بھی اسی قسم کے تھے۔ جن کا راقم الحروف کو علم تو ہے لیکن بیان کرنے کا یہ محل نہیں۔ وہ کشمیر کمیٹی اور مسلم نمائندگان کشمیر ایک ناظم رابطہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ جس قدر قاصد پنجاب بھجوائے جاتے یا وہاں سے ریاست میں آتے ان کا ہیڈ کوارٹر انہی کا گھر ہوتا تھا۔

مولانا محمد الدین اور گلینسی سادگی اور بے لوث خدمت اپنے اندر کس قدر طاقت رکھتی ہے۔ اس کی ایک مثال پیش ہے۔ گلینسی کمیشن کا کام قریباً ختم ہو چکا تھا لیکن ابھی رپورٹ مہاراجہ کو نہ گئی تھی جناب صدر کشمیر کمیٹی نے مولانا محمد الدین (سابق مربی امریکہ) کو مسٹر گلینسی کے پاس جموں اس غرض سے بھجوایا کہ مسلمانوں کے حقوق کے متعلق کچھ مزید باتیں رپورٹ میں درج ہو جائیں مسٹر گلینسی نے معذرت کی کہ اب تو میں کام ختم کر چکا ہوں آپ کا مطالبہ پورا کرنا ممکن نہیں۔ لیکن مولانا کے دلائل کے بعد وہ قائل ہو گیا۔ اور ان کی بات تسلیم کر لی۔

کمیٹی کے مقامی کارکن لفٹیننٹ محمد اسحاق بھی اس ملاقات میں مولانا کے ساتھ گئے تھے مولانا کی سادگی اور ٹھوس قابلیت سے مسٹر گلینسی بہت ہی متاثر ہوئے۔

محترمہ زنیب بیگم صاحبہ

ایک صابرہ شاکرہ' پاک دل و پاک خو' نیک و سلیم فطرت' نرم و حلیم طبع خاتون سترہ سالہ بیوگی کی مدت کے ساتھ سادہ مگر پر وقار زندگی گزار کر ٨٦ سال کی عمر میں مورخہ ٩٣-١٠-٢٨ کو اپنے مولاء حقیقی کے ہاں حاضر ہو گئیں۔ (ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے) جنازہ بیت الاقصیٰ میں ادا ہوا۔ موصیہ ہونے کے ناطے تدفین مورخہ ٩٣-١٠-٣٠ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ دعا مکرم ابو ... الحق صاحب نے کروائی۔ یہ خوش بخت خاتون تھیں خاکسار کی خوشدامن محترمہ زنیب بیگم صاحبہ۔

آپ کے دادا حضرت مولوی محمد حسین صاحب کپورتھلہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے۔ آپ کے والد حضرت منشی عبدالخالق صاحب (رفیق حضرت اقدس) آپ کو نیک بخت بیٹی کے نام سے پکارتے تھے۔ آپ کی شادی محترم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب سے ١٩٢١ء میں ہوئی۔ آپ کے ایک چھوٹے بھائی مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب آج کل امیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ ہیں۔ محترمہ کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ سب سے بڑے بیٹے محترم برادرم یونس احمد اسلم درویش قادیان ١٩٦٧ء میں وفات پا گئے تھے۔ اس صدمہ کو آپ نے بڑے صبر سے برداشت

باقی ص ٧ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات ______ نون سین

بوسنیا/ سردی کی مشکلات

بوسنیا ہرزے گووینا کے مسلمانوں کو جنگ و جدال سے جو نقصان پہنچ رہا ہے وہ تو ساری دنیا پر ظاہر و باہر ہے اگرچہ اس سلسلے میں کسی ملک نے کوئی خاص قابل ذکر کام نہیں کیا لیکن بہرحال بوسنیا کے مسلمانوں کی حالت سب پر عیاں ہے۔ ایک بات جو عام طور پر دوسرے ممالک کی نظروں میں نہیں آتی۔ وہ یہ ہے کہ جنگ و جدال کے علاوہ جب سردی کا موسم آتا ہے تو بوسنیا کے مسلمانوں کو سخت مشکلات پیش آتی ہیں۔ انہیں شدت کی سردی میں ٹھٹھرنا پڑتا ہے۔ اور یہ سردی کی شدت بہت سے لوگوں کو نہ صرف قریب المرگ کر دیتی ہے بلکہ موت کے منہ میں بھی لے جاتی ہے بتایا گیا ہے کہ اس دفعہ سردی کا موسم ان لوگوں کے لئے اور بھی شدید ہوگا۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ سامان خورونوش اور دیگر اشیا جو پہنچائی جاتی ہیں ان کے پہنچانے میں دقت پیش آ رہی ہے۔ وہاں تیس لاکھ کے قریب لوگ ضروری اشیاء سے محروم رہتے ہیں اور اس محرومی کے باعث ان کی زندگی مشکل سے مشکل تر ہو جاتی ہے۔ جب سامان ضرورت وہاں بھیجا جاتا ہے تو بسا اوقات ان لوگوں کے ہاتھ نہیں لگتا جن کے لئے بھیجنے والے بھیجتے ہیں جب فضا سے سامان گرایا جاتا تھا تو آپس میں بھی جھگڑے ہوتے تھے اور غیر بھی وہ سامان اٹھا کر لے جاتے تھے۔ بلکہ اس سامان کے اٹھانے کے لئے غیروں نے بعض اوقات مسلمانوں پر گولیاں بھی چلائیں اور انہیں ہلاک کیا۔ اب آہستہ آہستہ مشکلات بعض علاقوں میں بڑھ رہی ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ موسم سرما پہلے موسموں سے زیادہ شدت کے ساتھ محسوس کیا جائے گا۔ خاص طور پر بوسنیا کے مسلمانوں کے بچے اور بوڑھے اس سے بہت زیادہ متاثر ہوں گے۔

سیکرٹری خارجہ کا بیان

سیکرٹری وزارت خارجہ شہریار خان نے کہا ہے کہ صومالیہ میں پاکستان کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ آپ اخبار نویسوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ قومی اخبارات میں وزیر خارجہ سردار فاروق لغاری کے متعلق کہا گیا ہے کہ انہوں نے سیاسی لیڈروں سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان صومالیہ میں اپنی پالیسی بدل رہا ہے۔ شہریار خان نے کہا کہ اقوام متحدہ کا جو بھی صومالیہ میں رول ہے پاکستان اس کی پوری طرح حمایت کرتا رہے گا۔ اور پاکستان اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اقوام متحدہ کی وہاں موجودگی سے اگرچہ بعض سیاسی اثرات مرتب ہوئے ہیں لیکن بہت حد تک وہاں کی محرومیت اور فاقہ زدگی کی کیفیت کو بدل دیا ہے۔ اس بات کی امید کی جاتی ہے کہ جو بھی وہاں مسائل ہیں ان کا جلد حل تلاش کر لیا جائے گا۔ جہاں تک ہمارا اپنا تعلق ہے ہم اسی راستے پر چل رہے ہیں جس پر شروع سے چلتے آئے ہیں۔ اگرچہ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ صومالیہ کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ہم بھی اپنی کارکردگی پر نظرثانی کرتے رہتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ پاکستان صومالیہ میں اس شرط پر مزید فوجی بھیجے گا۔ کہ انہیں بہتر حفاظت کے سامان مہیا کئے جائیں۔ آپ نے مزید کہا کہ کلنٹن انتظامیہ نے صومالیہ کی طرف ایک مثبت قدم اٹھایا ہے۔ اس کے علاوہ جنوبی ایشیاء میں جوہری توانائی کے عدم پھیلاؤ کے سلسلے میں بھی کلنٹن انتظامیہ کا موجودہ رویہ قابل داد ہے۔ پاکستان کی وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم اپنا ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں کریں گے۔ ہمیں اپنے ملک کی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنا ہے اس لئے ہم اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ شہریار خان نے کہا کہ مسز رافیل کا پاکستان کا دورہ خاصا مفید ثابت ہوا ہے اور اس نے کلنٹن انتظامیہ کے ساتھ پہلی دفعہ رابطہ کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے خیال میں گزشتہ ایام میں اس قسم کے رابطوں میں بہت فائدہ پہنچا ہے اور دوستی کی سطح قائم رکھنے کے علاوہ افہام و تفہیم میں بھی مدد ملی ہے۔

آذربائی جان / آرمینیا

آذربائی جان اور آرمینیا کا آپس میں پانچ سال سے جھگڑا چل رہا ہے یہ دونوں سابق سوویت یونین کے جنوب میں واقع ہیں اور اب اس جنگ میں آذربائی جان کی طرف سے ایک ہزار افغان مجاہدین کو شامل کیا جا رہا ہے ان لوگوں کا وہاں ایک طرف کی فوج میں شامل ہو جانا کم از کم سوویت یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے کے بعد اب ایک عجیب واقعہ ہے آذربائی جان کی چالیس فیصد زمین کا حصہ اس کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے اور اس کے تقریباً دس لاکھ افراد مہاجرین بن چکے ہیں یہ سب کچھ آذربائی جان کے اپنے آپ کو آزاد کر لینے کا نتیجہ ہے۔ آذربائی جان کے صدر عالیئیف جو سابق کمیونسٹ پارٹی کے رہنما تھے نے کوشش کی ہے کہ وہ امریکہ ایران اور ترکی سے فوجی امداد حاصل کریں۔ یہ بات مغرب کے سفارت کاروں نے اپنی نجی گفتگوؤں میں بتائی ہے۔ عالیئیف نے گزشتہ ہفتے امریکہ کے سفیر برائے آذربائی جان سے امداد کا مطالبہ کیا اور یہ بھی بتایا کہ افغانستان سے ایک ہزار افغانی مجاہدین کو جنگی فرائض ادا کرنے کے لئے بلایا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک آرمینیا کی فوجوں کو پیچھے دھکیل دینے کا مقصد حاصل نہیں ہو سکا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آرمینیا کو صرف دو دن چاہئیں کہ وہ باکو تک پہنچ جائے اور موجودہ صورت میں ان کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ مغربی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ان کے خیال میں آرمینیا باکو تک پہنچنا نہیں چاہتا۔ لیکن چونکہ وہ بہرکیف آگے بڑھ رہا ہے اس لئے اس بات کا خطرہ ہے کہ وہ آذربائی جان کی مزید زمین اپنے قبضہ میں کرے گا۔ گزشتہ دو سالوں میں باکو میں پانچ حکومتیں بن کر ٹوٹ چکی ہیں اور ان سب کے بننے اور ٹوٹنے میں آرمینیا سے جنگ کا ہاتھ ہے۔ موجودہ صدر عالیئیف گزشتہ جون میں برسراقتدار آئے تھے۔ اس وقت فوج نے حکومت کا تختہ الٹا تھا۔ ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بھی سخت مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں اور ایسے لگتا ہے کہ ان کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے۔

ترکی / کرد بغاوت

جب ترکی میں سڑکوں پر لڑائی ہوتی ہے اور خون بہایا جاتا ہے تو بعض اوقات یہ بات نسلاً بعد نسلٍ یاد رکھی جاتی ہے اور جو لوگ بیچ میں پڑ کر دو جھگڑنے والوں کی صلح کرانا چاہتے ہیں وہ پوری طرح کامیاب نہیں ہو پاتے۔ اس وقت ترکوں اور کردوں کی آپس میں لگی ہوئی ہے جیسا کہ قارئین نے اس سے پہلے معلوم کر لیا ہوگا جرمنی میں کردوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ انہوں نے ترک ٹھکانوں پر حملے کئے ہیں۔ اگرچہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان حملوں کی پیش بندی کے لئے جرمنی پولیس نے کردوں کے ٹھکانوں پر چھاپے مارے تھے۔ جس کے نتیجہ میں کردوں نے واقعی یہ حملے کر دیئے۔ آج سے چند مہینے پہلے ایسے ہی حملوں میں کچھ ترک باشندے مارے بھی گئے تھے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ترکی میں ترکوں اور کردوں کے مناقشات جاری رہے تو بیرونی ممالک میں ترکوں پر کرد حملے کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ اس وقت ان حالات کی وجہ سے ترکی نسلی مشکلات میں ہے۔ کرد بغاوت پر آمادہ ہیں اور اس بات کا امکان ہے کہ اگر بات بڑھی تو چھ کروڑ کرد باغی ہو جائیں گے۔ اور ترکی میں مزید نسلی یا علاقائی تقسیم کا خطرہ پیدا ہو جائے گا اس سال کے آغاز سے لے کر اب تک بہت سے لوگ مارے گئے ہیں۔ بغاوت کرنے والوں میں کردستان ورکرز پارٹی جسے پی۔ کے۔ کے۔ کہا جاتا ہے' آگے آگے ہے۔ اور حفاظتی دستوں کے ساتھ اس کی خونریز جھڑپیں بھی ہوتی ہیں۔ یہ جھگڑا آج سے نو سال پرانا ہے کہا جاتا ہے کہ صدر سلیمان ڈیمرل نے دس ہزار گوریلوں کو اور شہریوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔ حکومت اپنے وفاداروں کو اسلحہ فراہم کر رہی ہے خاص طور پر ایسے علاقوں میں جو کردوں اور ترکوں کے درمیان حد فاصل سمجھے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کو اس بات کا خطرہ ہے کہ یوگوسلاویہ جیسی خانہ جنگی نہ شروع ہو جائے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو ترکی بہت سی مشکلات میں گھر جائے گا۔ کہا تو نہیں جا سکتا کہ ایسا ہوگا لیکن چونکہ ترکی کی حکومت اپنی فوجوں کو مضبوط سے مضبوط تر کر رہی ہے اور انہیں کردوں کے خلاف استعمال کر رہی ہے۔ اس لئے کردوں کا بھی بغاوت کا جوش و جذبہ بڑھ رہا ہے۔

ماہنامہ انصاراللہ کی شرح

چندہ میں اضافہ

○ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان کی منظوری سے عہدیداران انصاراللہ و خریداران ماہنامہ انصاراللہ کی اطلاع کے لئے یہ اعلان ہے۔ کہ یکم جنوری ۱۹۹۴ء سے ماہنامہ انصاراللہ کی شرح چندہ میں مہنگائی اور پوسٹیج میں زیادتی کی وجہ سے مجبوراً اضافہ کرنا پڑا ہے۔

نئی شرح سالانہ حسب ذیل ہوگی۔

	By Sea	By Air
۱۔ پاکستان	۴۰ روپے	
۲۔ امریکہ 'کینیڈا' آسٹریلیا' فجی	۱۰ ڈالر	۲۰ ڈالر
۳۔ یورپ' افریقہ و دیگر ممالک	۵ پونڈ	۱۰ پونڈ
۴۔ جرمنی	۱۰ مارک	۲۰ مارک

وہ دوست جو ۳۱ دسمبر ۹۳ء سے پہلے پہلے اپنا چندہ پیشگی ادا کر دیں گے وہ ایک سال کے لئے پرانی شرح سے ادائیگی کر سکتے ہیں۔

مینجر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

برائے توجہ لجنات

عشرہ وصولی وقف جدید

۲۶۔ نومبر تا ۵۔ دسمبر ۹۳ء

جملہ صدران اضلاع وصدران مجالس لجنہ اماءاللہ

وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے۔ وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے ۲۶۔ نومبر تا ۵۔ دسمبر عشرہ وصولی منایا جارہا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ :-

○ جملہ ممبرات لجنہ' ناصرات کے وعدوں اور وصولی کا ریکارڈ چیک فرمائیں۔

○ تسلی فرمالیں کہ سب ممبرات لجنہ و ناصرات اس بابرکت تحریک میں شامل ہوں۔

○ کوشش فرمائیں کہ سب کا چندہ وقف جدید ان کی مالی وسعت کے مطابق ہو۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوران سال جن ممبرات لجنہ کے مالی حالات بہتر بنائے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر وعدہ سے زائد وصولی کی تحریک فرمائیں۔

○ کوشش فرمائیں کہ اس عشرہ میں وصولی سو فیصد ہو جائے۔

○ وقف جدید کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نوٹ : عشرہ کے بعد اپنی مساعی کی رپورٹ بھجوائیں۔

صدر لجنہ اماءاللہ پاکستان ربوہ

مستحق ذہین طلبہ کے لئے

"شعبہ امداد طلبہ" میں

اعانت کریں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط باد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کردیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

داخلہ ٹیسٹ

○ ۱۔ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ جونیئر سیکشن میں داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو برائے طلباء و طالبات مورخہ ۲۔ دسمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات بوقت ۸ تا ۱۲ بجے ہوگا۔

۲۔ داخلہ ٹیسٹ میں طلباء و طالبات کی شمولیت Prep تا پنجم ہوگی۔ علاوہ ازیں 6th کلاس میں صرف طالبات ایڈمشن لے سکتی ہیں۔

۳۔ ایڈمشن فارم بمعہ برتھ سرٹیفکیٹ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن کے دفتر میں مورخہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۹۳ء تک جمع کرائے جائیں۔

۴۔ کوئی ایڈمشن فارم برتھ سرٹیفکیٹ کے بغیر نہیں لیا جائے گا۔

۵۔ پریپ (Prep) کلاس کے لئے طلباء و طالبات کی عمر ساڑھے چار سال تا پانچ سال ہونی چاہئے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

مجالس انصار اللہ پاکستان

نصاب امتحان سہ ماہی چہارم ۱۹۹۳ء

○ تمام زعماء کرام مجالس انصار اللہ پاکستان مندرجہ ذیل نصاب برائے امتحان سہ ماہی چہارم ۱۹۹۳ء سے انصار اللہ کو بروقت آگاہ فرمادیں۔

۱۔ ترجمہ کلام الٰہی پارہ نمبر ۸ نصف آخر

۲۔ کتاب از روحانی خزائن "کشتی نوح" مکمل

۳۔ کتاب بنیادی نصاب....... مکمل

نیز استدعا ہے کہ وقتاً فوقتاً یاددہانی کے ذریعہ تمام انصار کو باقاعدہ مطالعہ کا پابند کرکے زیادہ سے زیادہ انصار کو شریک امتحان کیا جائے۔ یہ امتحان وسط دسمبر ۱۹۹۳ء میں ہوگا۔ قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ پاکستان۔ (ربوہ)

اکاؤنٹنٹ کی آسامی خالی ہے

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں اکاؤنٹنٹ کی آسامی خالی ہے۔ نصرت جہاں اکیڈمی میں ملازمت کے خواہش مند حضرات اپنی درخواستیں ۲۰۔ نومبر تک زیر دستخطی کو پہنچا دیں۔

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

اعلان گمشدگی رسید بک

○ مجلس خدام الاحمدیہ بھکھ۔ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کی رسید بک نمبر ۶۵۳۵ گم ہو گئی ہے۔ اس رسید بک پر کوئی چندہ ادا نہ کرے۔ اگر کسی کو یہ رسید بک مل جائے۔ تو دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ایوان محمود ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

مہتمم مال

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ

یاددہانی رپورٹ کارروائی

یوم تحریک جدید

۲۲۔ اکتوبر ۹۳ء

○ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کا فیصلہ کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"۔

اس کی تعمیل میں امراء اضلاع اور صدر جماعتہائے احمدیہ کو ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ کرم "یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال کرکے ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے ۲۲۔ اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جاسکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ پر "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تبدیلی فون نمبر

○ دفتر لجنہ اماءاللہ پاکستان کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ اب فون نمبر 212260 ہے۔ سابقہ نمبر 660 تھا۔

صدر لجنہ اماءاللہ پاکستان

تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں "تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے دور تو تمہیں اس لئے ملا ہے کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو اب میں نے اس چندے کو لازمی کردیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے" (وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ : ص ۲

گھر کی خواتین کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا لیکن ہوٹلوں کے بیروں کو اس میں شامل کرلینا تو بالکل ہی غلط ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ یہ سارے لوگ ذکر اللہ کرنے والے ہیں۔ تبتل کا مقصد ہر ایسی چیز سے دوری اختیار کرنا ہے جس کے ساتھ ذکر اللہ اکٹھا نہیں ہو سکتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لجنہ کا یہ فرض ہے کہ ان باتوں کی نگران بنے۔ اگر ایسی تقاریب سے کوئی آپ کو نہیں اٹھاتا تو کلام الٰہی کی نصیحت کے مطابق آپ کو خود اٹھ کر وہاں سے آجانا چاہئے۔ یہ معاشرے کا دباؤ ہوگا جو موثر ثابت ہوگا۔ یہ نہی عن المنکر کا بہترین انداز ہے ڈنڈے مارنے سے تربیت و اصلاح نہیں ہوتی۔ نصیحت کے نام پر بدتمیزیاں اور دل آزاریاں نہیں ہونی چاہئیں لیکن پھر کیا کیا جائے؟ کیا خاموش رہا جائے یہ ہرگز مطلب نہیں ہے۔ دلداری کی خاطر نصیحت سے بھی احتراز نہ کریں۔ درمیان کی راہ پر چل کر نصیحت کا دامن پکڑیں اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۵- نومبر- بادل آئے ہوئے ہیں
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۴ درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے ایک پروقار تقریب میں آئندہ پانچ سال کے لئے اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے ایوان صدر میں ایک پروقار تقریب میں ان سے حلف لیا۔ تقریب میں سٹیج پر وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور سبکدوش ہونے والے قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد بھی موجود تھے۔ ان کے علاوہ تینوں مسلح افواج کے سربراہان' قومی اسمبلی کے سپیکر' سینٹ کی قائم مقام چیئرپرسن گورنر اور وزرائے اعلیٰ شامل ہوئے۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری نے حلف اٹھانے کے بعد غیر رسمی پریس کانفرنس میں کہا کہ میں مداخلت کار صدر نہیں بنوں گا۔ اب جمہوریت کو لاحق خطرات ٹل گئے ہیں۔ اب ایوان صدر سازشوں اور تخریب کاری کا مرکز نہیں ہوگا بلکہ یہاں سے جمہوریت کو تقویت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ سابق صدر ضیاء الحق ڈکٹیٹر تھے میں آئین کے مطابق اپنا کام کروں گا۔ میری ترجیحات وہی ہیں جن کا ذکر وزیر اعظم نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا میں اپوزیشن کے ساتھ امتیازی سلوک کا مخالف ہوں قومی اسمبلی کو توڑنے والے صدر کے یکطرفہ اختیارات کم ہونے چاہئیں۔ توقع ہے کہ اپوزیشن جمہوری کردار ادا کرے گی۔ وزیر اعظم کہہ چکی ہیں کہ وہ اپوزیشن کو ساتھ لیکر چلیں گی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ صدر فاروق لغاری کی کامیابی پیپلز پارٹی کی بہت بڑی فتح ہے اب آٹھویں ترمیم کی تلوار کا کھٹکا نہیں رہا۔ نو منتخب صدر کا پہلا کام یہ ہوگا کہ اختیارات میں کمی ان کی نگرانی میں ہو۔ لغاری پیپلز پارٹی کے وفادار ہیں لیکن دوسری جماعتوں سے ان کے تعلقات ہمیشہ اچھے رہے ہیں۔ اب بے نظیر بھٹو مستحکم پوزیشن میں آگئی ہیں۔ وہ اپنی پالیسیاں نافذ کرانے میں ناکام رہیں تو اس کے لئے اب ان کے پاس کوئی عذر نہیں ہوگا۔

نواز شریف خاصے بڑے سیاستدان کے طور پر ابھرے تھے لیکن پھر ان کے اتحادی ان کا ساتھ چھوڑ گئے اگر انہوں نے مضبوط حکمت عملی نہ اپنائی تو ان کے مزید ساتھی انہیں چھوڑ جائیں گے۔

○ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ دوسری طرف کے ۷۵ فیصد مسلم لیگی بہت جلد ہماری طرف آرہے ہیں اب ان کے پاس صرف ۲۵ فیصد لوگ رہ جائیں گے۔ اگر ۵۰ فیصد سے زائد افراد جماعت چھوڑ دیں تو ان پر ہارس ٹریڈنگ لاگو نہیں ہوتی۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ جمہوریت واپس اپنی راہ پر چل نکلی ہے۔ اللہ کے فضل سے تمام جمہوری عمل بڑی کامیابی سے بخیر و خوبی تکمیل تک پہنچ گیا ہے۔

○ صدر فاروق احمد لغاری اور وزیر اعظم سے فوج کے سربراہوں نے ملاقات کی۔ سیاسی استحکام اور قومی سلامتی کے امور کا جائزہ لیا گیا۔

○ سینٹ نے نو منتخب صدر کو مبارکباد دینے کے لئے متفقہ قرارداد منظور کرلی ہے۔ پنجاب اسمبلی میں بھی ایسی ہی قرارداد منظور کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اپوزیشن نے کہا کہ یہ سیاسی پلیٹ فارم ہے۔ یہاں دو جماعتی نظام ہے یہاں ایسی قرارداد کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

○ پیپلز پارٹی کے امیدوار فاروق لغاری کی صدارت کے عہدے پر کامیابی کے بعد سٹاک مارکیٹ میں تیزی کا نیا ریکارڈ قائم ہوگیا ہے ایک ہی دن میں حصص کی مجموعی قیمتیں تین ارب روپے سے زائد بڑھ گئیں۔

○ ٹیٹوال سیکٹر میں بھارتی اور پاکستانی افواج کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ اس میں توپ خانہ کی گولہ باری بھی کی گئی۔

○ پنجاب اسمبلی کا اجلاس کورم ٹوٹنے کی وجہ سے دوبار ملتوی کیا گیا۔ وزیر قانون کی مسلسل کوششوں کے باوجود کورم پورا نہ ہو سکا۔

○ رکن قومی اسمبلی مسٹر افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ صدر فاروق لغاری کے تقرر کے بعد اب پیپلز پارٹی کبھی بھی صدارتی اختیار والی شق ختم نہیں کرے گی انہوں نے کہا کہ اپوزیشن نے خواتین کی نشستوں کی بحالی کا بل مسترد نہیں کیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپوزیشن کے اس اعتراض پر کہ صدر فاروق لغاری کے انتخاب کے بعد یک جماعتی آمریت کی راہ ہموار ہو جائے گی' کہا ہے کہ کیا سابق دور میں یک جماعتی آمریت نہیں تھی؟ اس وقت صدر ان کا اپنا تھا۔ چاروں صوبوں میں ان کی حکومت تھی۔ سینٹ بھی ان کے ساتھ تھی۔ اس وقت تو کسی نے "ون پارٹی رول" کا ذکر نہیں کیا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے خفیہ ایجنسیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ کسی سیاستدان کا پیچھا نہ کریں۔ نہ کسی کے فون ٹیپ کریں۔ وزیر اعظم نے یہ ہدایت اس خبر کے بعد جاری کی ہے کہ خفیہ ایجنسیاں نواز شریف کا پیچھا کر رہی ہیں۔

○ سندھ مسلم لیگ کے صدر سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ اگر بے نظیر نے قانون پر عمل کیا تو ان کی حکومت اپنی مدت پوری کرے گی۔

○ مسلم لیگ والے پنجاب اسمبلی میں ان مسلم لیگیوں کو تلاش کر رہے ہیں جنہوں نے صدارتی انتخاب میں فاروق لغاری کو ووٹ ڈالے ہیں۔ ایسے افراد کی تعداد ۵ ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں سری نگر کے قریب واقع درگاہ حضرت بل کے محاصرے کو ایک ماہ ہو گیا ہے لیکن بھارتی فوج نے محاصرہ بدستور جاری رکھا ہے۔ صورت حال بدستور کشیدہ ہے۔ ہڑتال جاری ہے ٹریفک بند ہے۔ محصورین اور بھارتی فوج کے درمیان بات چیت پھر ناکام ہو گئی ہے۔

○ امریکہ کے مزید چار سو فوجی صومالیہ پہنچ گئے ہیں وہ اپنے ساتھ خوراک اور طبی سازو سامان لائے ہیں۔

○ چین کی کمیونسٹ پارٹی نے ملک میں اقتصادی اصلاحات کا عمل تیز کرنے کے لئے آزاد منڈی کی پالیسی کی بھرپور حمایت کی ہے۔

○ کمبوڈیا سے اقوام متحدہ کی امن فوج کا آخری دستہ بھی واپس ہو گیا ہے۔ اب کمبوڈیا کا نظام مخلوط حکومت کے سپرد ہے۔

○ جنوبی افریقہ کے سیاہ فام لیڈر مسٹر نیلسن منڈیلا نے صدر ڈی کلارک پر الزام لگایا ہے کہ ان کی پولیس عام انتخاب میں حصہ لینے والوں کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام عام انتخاب میں حکمران پارٹی کو مسترد کردیں گے۔

○ روس میں آئل انڈسٹری کو نجی ملکیت میں دینے کا عمل تیز کر دیا گیا ہے۔ روس میں سرکاری تیل کمپنیوں کی کارکردگی ناقص ہونے کی وجہ سے پیداوار میں کمی آگئی ہے ۳۰ فیصد کنویں بند ہو گئے ہیں۔ اس کے باوجود بعض حلقے اب بھی تیل انڈسٹری کو نجی ملکیت میں دینے کے مخالف ہیں۔

○ شمالی بحیرہ عرب کی طرف بڑھنے والے طوفان کی رفتار میں کمی آگئی ہے۔ طوفان کا رخ بھی بدل گیا ہے۔

○ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی نے صدر فاروق لغاری سے ملاقات کی۔ اور علاقائی صورت حال پر غور کیا۔ انہوں نے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے بھی مذاکرات کئے۔

○ ایم کیو ایم کے مسٹر اشتیاق اظہر نے مطالبہ کیا ہے کہ سندھ میں قومی اسمبلی کے انتخابات دوبارہ کرائے جائیں انہوں نے کہا ہم نے وسیم سجاد سے بے وفائی نہیں کی بلکہ پیر پگاڑا اور سندھ مسلم لیگ کے ۹ اراکین نے کی ہے۔

خواتین کے لئے خوشخبری

سلے سلائے کوٹ برقعے۔ بہترین تلے کی کڑھائی میں۔ کوٹ والے سوٹ۔ اور جیکٹ والے سوٹ۔ بچیوں کے فراک چوڑی والے پاجامے کے ساتھ۔

حسبہ بوتیک ریلوے روڈ ربوہ

فون بوتیک: ۲۱۱۶۳۸- فون گھر: ۲۱۱۱۹۳

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز' پوٹینسیاں' اور بائیوکیمک کی تمام ادویات۔ خالی شیشیاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار ربوہ پاکستان۔ فون آفس ۷۷۱، کلینک ۶۰۶

آپکا تعاون / ہماری کامیابی

۰- اٹلس اور جنرل کے گیزر دستیاب ہیں
امریکن تھرموسٹیٹ کے ساتھ بعد از فروخت
سروس کی ضمانت ربوہ میں پہلی بار

خالد سینیٹری ورکس ربوہ کالج روڈ

فون: ۲۱۱۲۲۵

حبوب مفید اطھراء — ۲۰ گرام ۳۰/- ، ۶۰ گرام ۹۰/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) — ۱۵۰/- روپے
زدجام عشق خاص — ۶۰/- روپے
روشن کاجل — ۵/- روپے
تریاق معدہ — ۱۲/- روپے ، ۲۴/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ

فون ۲۱۱۴۳۴ ، ۲۱۲۴۳۴